امام اعظم ابو حنیفہؒ اور گورنر کوفہ

جن دنوں کوفہ میں ابن النصرانیہ خالد بن عبد القسری کی حکومت تھی، جمعہ کی نماز تھی، جسے اس زمانہ کے دستور کے مطابق گورنر ہی پڑھایا کرتا تھا۔ خالد خطبے کے لیے منبر پر چڑھنے کو تو چڑھ گیا لیکن منبر پر چڑھ چکنے کے بعد حکومت کے مراسلات کے پڑھنے میں کچھ اس طرح مشغول ہوا کہ

کاد یدخل وقت العصر "قریب تھا کہ عصر کا وقت داخل ہو جائے۔"

بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں یہ بھی الفاظ راوی نے کہے تھے یا کہا تھا کہ

دخل وقت العصر "عصر کا وقت داخل ہو چکا تھا۔"

بہرحال روایت کے راوی جن کا نام ابو الملیح ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اسی جمعہ کے دن کوفہ پہنچا تھا، وہاں کے لوگوں سے واقف بھی نہیں تھا۔ دیکھا کہ ساری مسجد خاموش ہے، اچانک ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور

الصلوۃ الصلوۃ خرج الوقت و دخل وقت آخر "نماز جمعہ کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت داخل ہوگیا۔"

ابو الملیح کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ فوراً اس شخص کی گرفتاری کا حکم دیا گیا اور وہ گرفتار ہوگیا۔ میں نے ان لوگوں سے جو میرے قریب تھے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تب کسی نے کہا کہ نعمان ابو حنیفہ۔ ان ہی ابو الملیح سے بعض راویوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ کنکریاں ہاتھ میں لیے اس شخص نے منبر کی طرف پھینکنا شروع کیں جو نماز نماز کا لفظ پکار رہا تھا۔ اس کے بعد نماز تو خالد نے پڑھ لی پھر اس نے حکم دیا کہ نعمان کو پکڑ لو، وہ پکڑے گئے۔ اور خالد کے سامنے حاضر کیے گئے۔ خالد نے پوچھا کہ اس حرکت پر جو تم سے ابھی سرزد ہوئی سچ سچ بتاؤ کس چیز نے آمادہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ جواب میں وہ کہہ رہا تھا۔

"نماز کسی کا انتظار نہیں کرتی، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے، اور تم زیادہ مستحق ہو کہ قرآن کی پیروی کرو۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ یعنی اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات "انہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے۔"

خالد نے یہ بیان سن کر پھر اصرار سے پوچھا کہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو کہ نماز کے سوا اور کوئی دوسری چیز تمہارے پیش نظر نہ تھی۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ "یعنی نماز کے سوا اور کوئی دوسرا محرک اس فعل کا میرے دل میں نہ تھا۔" خالد نے یہ سن کر ان کو چھوڑ دیا۔

(بحوالہ امام ابو حنیفہؒ کی سیاسی زندگی ص ۱۷۲ از مولانا مناظر احسن گیلانیؒ)